[redacted]

مرزا قادیانی کا معافی نامہ

[illegible] تحفظ ختم نبوت

بہادری اوصاف نبوت میں سے ایک نہایت اہم وصف ہے۔ نبی کی دلیری اور شجاعت کے سامنے بڑے بڑے بہادروں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔ اسے بارگاہ منعم حقیقی سے وہ رعب و دبدبہ عطا ہوتا ہے جو کسی غیر نبی کے نصیب کی بات نہیں۔ اس کے عزم و حوصلہ کے سامنے ہوائیں رخ بدل لیتی ہیں’ سنگلاخ چٹانوں کے جگر پاش پاش ہو جاتے ہیں’ پہاڑ راستہ چھوڑ دیتے ہیں’ دریاؤں کے دل مل جاتے ہیں اور طاغوتی طاقتیں شاہراہ بزدلی پر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتی نظر آتی ہیں۔ نبی بزدل ہو تو وہ باطل کے خلاف جہاد نہیں کر سکتا۔ نبی ڈرپوک ہو تو وہ مظلوموں کو ظالموں کے آہنی پنجوں سے نہیں چھڑا سکتا۔ نبی دوں ہمت ہو تو وہ امتحانات کی جاں گسل وادیوں میں آبلہ پائی نہیں کر سکتا۔ نبی بے حوصلہ ہو تو وہ کفر کے جھوٹے خداؤں کے سامنے "لا الہ الا اللہ" کا نعرہ حق نہیں لگا سکتا۔ نبی ناتواں دل کا مالک ہو تو وہ شمشیر جہاد اٹھا کر کفر کے مقابلہ میں میدان جہاد میں نہیں اتر سکتا۔ نبی موت سے خائف ہو تو وہ امت میں شہادت کی تڑپ پیدا نہیں کر سکتا۔ نبی امت کا مربی ہوتا ہے اور اگر نبی ہی بزدل ہو تو امت میں شجاعت کے جواہر کیسے پیدا ہوں۔ نبی اس دنیا میں اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو قوت و طاقت کا سرچشمہ ہے اس کا نمائندہ کبھی کمزور عزم و ہمت کا مالک نہیں ہو سکتا۔

اللہ کے نبیوں کو آگ میں پھینکا گیا’ آروں سے چیرا گیا’ سر تن سے جدا کیے گئے’ جسم میں آہنی کنگھیاں پھیری گئیں’ قید خانوں میں ڈالا گیا’ جلا وطن کیا گیا اور روح فرسا امتحانات سے گزارا گیا لیکن وہ ہر مقام پر سرفراز و سرخرو نظر آئے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ جیسے پیارے وطن سے نکالا گیا’ فحش گالیاں دی گئیں’ سوشل بائیکاٹ کیا گیا’ شعب بنی ہاشم میں مقید کیا گیا’ غنڈوں سے پٹوایا گیا’ لہولہان کیا گیا’ سر مبارک میں خاک ڈالی گئی’ سجدے کی حالت میں سر اقدس پر اونٹ کی غلیظ اوجھڑی رکھی گئی’ زہر دیا گیا’ قتل کی سازشیں تیار کی گئیں اور سر مبارک کی قیمت مقرر کی گئی لیکن یہ سب کچھ آپ کو آپ کے مشن سے نہ ہٹا سکا۔

آپ کو لالچ دیا گیا کہ اگر آپ دین حق کی تبلیغ سے باز آ جائیں تو قریش کی امارت آپ کے سپرد ہے۔ اگر آپ دولت چاہتے ہیں تو آپ کے قدموں میں سیم و زر کے انبار لگا دیتے ہیں۔ اگر آپ کسی امیر کبیر اور اعلیٰ حسب نسب کی حسین و جمیل عورت سے شادی کے متمنی ہیں‘ تو معزز سے معزز خاندان کی خوبصورت دوشیزائیں آپ کے لیے حاضر ہیں۔ مگر آپ نے ان تمام انعامات کو ٹھکرا دیا اور اپنے موقف پہ ڈٹے رہے۔

جب کفار کے سرداروں نے آپ کے کفیل ابو طالب کو گھیر لیا اور ان پر ہر قسم کا سخت دباؤ ڈالا اور اس دباؤ سے متاثر ہو کر جب ابو طالب نے آپ سے کہا کہ بھتیجے! اب میں تیرا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ ان اعصاب شکن لمحات میں کائنات کے سب سے بہادر انسان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تو میں تب بھی حق بات کہنے سے باز نہ آؤں گا“۔

احد کے میدان میں جب کفار نے آپ کو گھیر لیا ہے اور آپ پر تیروں اور پتھروں کی بوچھاڑ ہے۔ چمکتی ہوئی تلواریں آپ کے خون کی پیاس میں تڑپ رہی ہیں۔ صحابہؓ کرام آپؐ کا تحفظ کرتے ہوئے پروانہ وار کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔ آپ کی جان سخت خطرے میں ہے۔ دانت مبارک شہید ہو گئے ہیں۔ مقدس داڑھی خون سے رنگین ہے۔ کپڑوں پر نبوت کا خون چمک رہا ہے۔ اس حالت میں بھی آپ مصلحت انگیز رویہ اختیار نہیں کرتے۔ آپ کسی بات پر معذرت خواہ نہیں ہیں۔ کفار سے جان بخشی کی التجا نہیں کرتے بلکہ آہنی چٹان کی طرح اپنے موقف پہ قائم ہیں اور مسلمانوں کو اکٹھا کر کے انہیں ایک نیا عزم اور حوصلہ عطا کر کے کفار پر زبردست حملہ کرتے ہیں اور پھر کفر میدان جنگ سے سرپٹ بھاگتا دکھائی دیتا ہے۔

یہ آپ کی تربیت کا اعجاز تھا کہ حضرت بلالؓ دہکتے انگاروں پہ لیٹے ہیں۔ جسم سے چربی پگھل رہی ہے لیکن اس حالت میں بھی وہ اپنے ایمان کا اظہار کر رہے ہیں۔ حضرت خبیبؓ تختہ دار پہ جھول گئے لیکن باطل کے سامنے سرنگوں نہیں ہوئے۔

حضرت یاسرؓ اور حضرت سمیہؓ کو اذیت ناک طریقہ سے شہید کیا گیا لیکن انہوں نے کفر سے زندگی کی بھیک نہیں مانگی۔ حضرت ابو جندلؓ کو زنجیروں میں باندھا گیا اور سخت تشدد سے ان کے جسم کو داغا گیا لیکن انہوں نے اسلام کو داغ مفارقت نہ دیا۔ حضرت امام حسینؓ نے کربلا کے میدان میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا لیکن یزید کے موقف کی تائید نہ کی۔

یہ آپ کی شجاعت کا فیض ہے کہ آپ کے غلاموں نے قیصرو کسریٰ کی حکومتوں کے ٹاٹ لپیٹ دیے۔ شاہوں کے تخت چھین لیے’ تاج اچھال دیے۔ دریاؤں میں گھوڑے ڈال دیے’ صحراؤں اور جنگلوں کو اپنے برق رفتار گھوڑوں کے ٹاپوں تلے روند ڈالا اور عالم کے چہار سو دین حق کی شمعیں روشن کر دیں۔ یہ آپ کی بہادری کا اثر ہے کہ آپ کی امت میں سلطان نور الدین زنگی’ سلطان صلاح الدین ایوبی’ سلطان محمود غزنوی’ طارق بن زیاد’ محمد بن قاسم ایسے لوگ پیدا ہوئے۔ جنہیں مرشد اقبال اپنے قلب کی گہرائیوں سے یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی!
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

◆

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

اگر نمونہ کے طور پر جرات، ہمت، حوصلہ، عزم اور ثابت قدمی اور موقف کی پاسداری کی مزید چند جھلکیاں دیکھنی ہوں تو دیکھئے۔

امام مالکؒ کے بڑھاپے کے ایام ہیں۔ حکمران وقت نے غیظ میں آکر اس پاکباز انسان کے دونوں بازو کندھوں سے اکھاڑ دیے ہیں۔ جسم پہ تار تار لباس ہے۔ آپ کا منہ کالا کر دیا گیا ہے اور آپ کو مدینہ کی گلیوں میں پھرایا جا رہا ہے۔ لیکن اس حالت میں بھی آپ راستے میں کھڑے لوگوں کو مخاطب کر کے اپنی حق بات کا اعلان کر رہے ہیں۔ "لوگو! زبردستی کی طلاق جائز نہیں"۔

امام ابو حنیفہؒ کا حکمران وقت سے اختلاف ہوتا ہے وہ آپ کو حوالہ زنداں کر دیتا ہے لیکن آپ اپنے موقف پہ ڈٹے رہتے ہیں۔ پھر آپ کا جنازہ بھی جیل سے نکلتا ہے لیکن ظالم کے سامنے آپ سرنگوں نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل کو ٹکٹکی پر باندھ دیا گیا ہے۔ جلاد غصہ سے بپھرا ہوا ہے۔ دور سے بھاگ کر آتا ہے اور آپ کے جسم پر تڑاپ تڑاپ کوڑے برساتا ہے۔ امام صاحب کا جسم لہولہان ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ کوڑے جو بڑی بے رحمی سے آپ کے جسم پر برسے ان میں سے اگر ایک کوڑا کسی تنومند ہاتھی کو لگتا تو وہ بلبلا اٹھتا۔ لیکن عزم و ہمت کے پیکر امام احمد بن حنبل خون میں نہائے ہوئے جسم کے ساتھ اس وقت بھی یہ اعلان کر رہے ہیں "لوگو! قرآن خدا کی مخلوق نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے"۔ امام ابن تیمیہؒ کو حاکم وقت قید کر لیتا ہے۔ جیل کی سختیوں اور اذیتوں میں اسلام کا یہ صاحب سیف و قلم سپاہی جان کی بازی ہار جاتا ہے لیکن حق پہ ثابت قدم رہ کے ایمان کی بازی جیت جاتا ہے۔ غازی علم الدین شہید پھانسی کے پھندے کو چوم کر گلے میں ڈال لیتا ہے اور جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اس قرار سے نہیں پھرتا: "میں نے شاتم رسول راجپال کو قتل کیا ہے"۔

غازی میاں محمد شہید تختہ دار پر جھول جاتا ہے۔ لیکن اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہوتا۔

یہ تھا مختصر سا تذکرہ اللہ پاک کے سچے انبیاء بالخصوص سیدالانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بہادر غلاموں کا' جو صرف اللہ سے ڈرتے تھے اور باقی اہل دنیا ان سے ڈرتے تھے۔ اللہ کے سوا کسی سے ڈرنا اور اس سے مرعوب ہونا ان کی سرشت میں ہی شامل نہ تھا۔ وہ موت سے عشق کرتے تھے کیونکہ وہ موت کو پروانہ جنت سمجھتے تھے۔ وہ دنیا کو مردار سمجھتے اور اس کے طالبوں کو کتے جانتے۔ انہیں شجاعت و بہادری کے یہ اوصاف اپنے نبیؐ کی سچی تعلیمات سے ملے تھے۔ یہ شجاعت محمدیؐ کے چشمہ صافی کے مصفا پانی کا کمال تھا جسے پینے کے بعد ان کے دلوں سے اہل دنیا کا خوف نکل گیا تھا اور وہ تلوار کی دھار پر بھی حق بات کہنے سے نہ چوکتے۔

عہد غلامی میں جب ہندوستان میں اشارہ فرنگی پر مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اور اس نے اعلان کیا کہ اللہ نے مجھے "محمد رسول اللہ" بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔ یعنی میری شکل میں محمد رسول اللہ دوبارہ دنیا میں تبلیغ اسلام کے لیے تشریف لائے ہیں۔ میں عین محمد ہوں جس نے مجھ کو نہیں پہچانا اس نے محمد کو نہیں پہچانا۔ اس نے کہا کہ میں شیر خدا ہوں' میں اللہ کی تلوار ہوں' میں پوری دنیا کا سپہ سالار ہوں۔ جو مجھ سے ٹکرائے گا خدائی عذاب اس کو جلا کر بھسم کر دے گا۔

مسلمانان ہندوستان جب اس جھوٹے نبی کے مقابلہ میں نکلے تو مختلف مناظروں اور مقابلوں میں زچ ہو کر اس بناسپتی نبی نے بدزبانی شروع کر دی اور پھر جب اس جھوٹے نبی کی بدزبانی گالیوں اور پھر غلیظ گالیوں تک پہنچی تو ایک مسلمان مجاہد نے تنگ آ کر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور منصف مزاج مجسٹریٹ نے جب مرزا قادیانی کو عدالت میں طلب کیا تو عدالت میں داخل ہوتے ہی مرزا قادیانی کا رنگ فق ہو گیا' ہوش و حواس اڑ گئے' جسم پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی جھوٹی نبوت کے غبارے سے ہوا نکل گئی۔ مرزا قادیانی نے عدالت میں گڑگڑاتے ہوئے تحریری معافی نامہ پیش کیا اور عدالت میں دست بستہ زانو شکستہ درخواست کی کہ اس بدزبانی پر مجھے اس مرتبہ معاف کر دیا جائے۔ میں آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ مرزا قادیانی کا یہ معافی نامہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں موجود ہے اور مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے

کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ معافی نامہ حاضر خدمت ہے۔

نقل اقرار نامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالیٰ حاضر جان کر باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ

(۱) میں ایسی پیشگوئی جس سے کسی شخص کی تحقیر (ذلت) کی جاوے یا مناسب طور سے حقارت (ذلت) سمجھی جائے یا خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہو، شائع کرنے سے اجتناب کروں گا۔

(۲) میں اس سے بھی اجتناب کروں گا۔ شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جاوے کہ کسی شخص کو حقیر (ذلیل) کرنے کے واسطے جس سے ایسا نشان ظاہر ہو کہ وہ شخص مورد عتاب الٰہی بنے یا یہ ظاہر کرے کہ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔

(۳) میں ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کروں گا جس سے کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا مورد عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہو یا ایسے اظہار کے وجوہ پائے جاتے ہوں۔

(۴) میں اجتناب کروں گا ایسے مباحثہ میں مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف گالی گلوچ کا مضمون یا تصویر لکھوں یا شائع کروں جس سے کہ اس کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اس کے یا اس کے دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال نہ کروں گا جیسا کہ دجال، کافر، کاذب، بطالوی۔ میں کبھی اس کی آزادانہ زندگی یا خاندانی رشتہ داروں کے برخلاف کچھ شائع نہ کروں گا جس سے اس کو آزار نہ پہنچے۔

(۵) میں اجتناب کروں گا۔ مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کے لئے بلاؤں اس امر کے ظاہر کرنے کے لیے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے نہ میں اس محمد حسین یا اس کے دوست یا پیرو کو اس بات کے لیے بلاؤں گا۔ کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیشین گوئی کریں۔

(۶) میں حتی الوسع ہر ایک شخص کو جس پر میرا اثر ہو سکتا ہے۔ اس طرح کار بند ہونے کے لیے ترغیب دوں گا جیسا کہ میں نے فقرہ نمبر۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ میں اقرار کیا ہے ۲۴؍ فروری ۱۸۹۹ء۔

دستخط صاحب مجسٹریٹ ضلع	دستخط بحروف انگریزی	دستخط مرزا غلام احمد قادیانی
بحروف انگریزی مسٹر ڈوئی	کمال الدین پلیڈر	بقلم خود

صاحبو! یہ کیسا نبی ہے جو مجسٹریٹ کے ماتھے کے شکن دیکھ کر اپنا بیان بدل جاتا ہے، جو مجسٹریٹ کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر اپنی "شریعت" میں رد و بدل کر لیتا ہے۔ جو جیل کا دروازہ دیکھ کر اپنے فرشتے ٹیچی ٹیچی کی لائی ہوئی پیشین گوئیاں سنانا بند کر لیتا ہے۔ جو مجسٹریٹ کے تیوروں کو دیکھ کر اپنے مباہلوں اور مذاکروں کی دکان بند کر دیتا ہے۔ بھئی ڈرتا کیوں نہ، گورنمنٹ نے ہی تو نبوت عطا کی تھی اور اگر گورنمنٹ ہی ناراض ہوگئی تو نہ نبوت بچے گی اور نہ نبی!

مزید سنئے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے:

"میں نے مسٹر ڈوئی کے سامنے لکھ دیا تھا کہ آئندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شائع نہیں کروں گا۔ جب تک کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت نہ لے لیوے"۔ (مرزا قادیانی کا حلفیہ بیان عدالت گورداسپور میں مندرجہ اخبار "الحکم" قادیان، جلد۵، نمبر۲۹، منقول از منظور الٰہی، ص ۲۴۸۔ مصنفہ منظور الٰہی قادیانی)

یعنی قادیانی نبوت وہ چھکڑا ہے جس کی مہاریں مجسٹریٹ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جب چاہے جہاں چاہے روک لے اور جب چاہے چلا دے۔ قادیانی خدا بھی مجبور اور قادیانی نبی بھی مجبور!

مزید سنئے!

"سو اگر مسٹر ڈوئی صاحب (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور) کے روبرو میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں ان کو (مولوی محمد حسین بٹالوی کو) کافر نہیں کہوں گا تو واقعی میرا یہی مذہب ہے کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا"۔ ("تریاق القلوب" ص ۱۳۰، مصنفہ مرزا قادیانی)

قادیانیو! سنو یہاں تمہارا مرزا قادیانی کیا کہہ رہا ہے۔

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں"۔ ("حقیقت الوحی" ص۱۶۳، مصنفہ مرزا قادیانی)

"جو شخص میری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"۔ (اشتہار "معیار الاخیار" ص۸، مصنفہ مرزا قادیانی)

"میرے مخالف جنگلوں کے سور ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں"۔ ("نجم الہدیٰ" ص۱۵، مصنفہ مرزا قادیانی)

"جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں"۔ ("انوار الاسلام" ص۳۰، مصنفہ مرزا قادیانی)

"میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی"۔ ("آئینہ کمالات اسلام" ص۵۴۷، مصنفہ مرزا قادیانی)

قادیانیو! عدالت میں کچھ، باہر کچھ۔ مجسٹریٹ سے ڈرنا اور اللہ سے نہ ڈرنا، یہی کردار ہے تمہارے رہبر و راہنما کا۔ کچھ تو سوچو، آخر ایک دن موت کا مزا چکھنے کے بعد اللہ کے دربار میں حاضری بھی ہونی ہے اور تمہیں جواب بھی دینا ہے!

حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے انگریزی نبی مرزا قادیانی کی انہی صفات رذیلہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کے رخ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

فتنۂ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے

ایک اور مقام پر علامہ فرماتے ہیں:

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

◆